تذکرہ شیخ القرآن علامہ
محمد علی برکاتی



مؤلف مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مَدَنی

پیشکش مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"

تذکرہ علامہ محمد علی برکاتی قصوری

مصنف

رکن شوریٰ ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری

مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجیے، ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا:

دعا

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، 1/40، دارالفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجیے)

نام کتاب : تذکرہ علامہ محمد علی برکاتی قصوری

مؤلف : رکن شوریٰ ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری

صفحات : 34

اشاعتِ اول: مارچ 2026

مجلس ماہنامہ فیضان مدینہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	#	عنوان	#
پہلے اسے پڑھ لیجئے	4	بیعت وخلافت کا شرف	23
تذکرۂ علامہ محمد علی برکاتی قصوری	6	امامت وخطابت کا آغاز	23
دُرُود شریف کی فضیلت	6	ہر ہفتے سید صاحب کی خدمت میں حاضری	24
اطاعت وخدمت گزار شاگرد	6	شادی خانہ آبادی اور اولاد	26
نام ونسب	9	حلیہ، لباس اور عادات	27
تعارف والدین کریمین	10	حبیب آباد اور چھانگا مانگا میں خطابت	27
پیدائش وابتدائی تعلیم	13	امیر اہل سنت سے محبت	30
علومِ اسلامیہ کا حصول	15	ننکانہ کی مرکزی مسجد میں خطابت	32
دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں داخلہ	17	الہ آباد میں خدمات	32
سید صاحب قبلہ کی خدمت	17	شیخ القرآن کے تلامذہ	33
لاہور سے بصیر پور کا سفر	18	ماخذ ومراجع	35
دورۂ حدیث شریف	21	☆☆☆☆☆	

www.dawateislami.net

پہلے اسے پڑھ لیجئے

فقیر قادری عفی عنہ کچھ سالوں سے امام المحدثین مفتی سید دیدار علی شاہ محدث الوری اور آپ کے صاحبزادگان مفسرِ قرآن علامہ سیّد ابوالحسنات محمد احمد قادری اور مفتی اعظم پاکستان علامہ سیّد ابوالبرکات سیّد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہم کی حیات و خدمات پر کام کر رہا ہے۔ تلمیذِ شاہ ابو البرکات، شیخ القرآن علامہ محمد علی برکاتی مدظلہ العالی کا مختصر تعارف تو تقریباً دو سال قبل لکھ چکا تھا۔ مزید معلومات نہ تھیں۔ امام المحدثین کے عرس کی پوسٹ کے ذریعے معلوم ہوا کہ آپ الہ آباد ضلع قصور میں رہتے ہیں اور حضرت مولانا محمد احمد برکاتی مدظلہ آپ کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ راقم 18 ستمبر 2023ء کو بوجہ عَلالتِ والدۂ مشفقہ کراچی سے لاہور گیا تو ان کے ہاں جانے کا شیڈول ترتیب دیا۔ صاحبزادہ مولانا سید نثار اشرف رضوی مدظلہ سے ان کا نمبر لیا اور نگرانِ مجلس رابطہ بالعلما و المشائخ دعوتِ اسلامی مولانا محمد افضل عطاری مدنی مدظلہ کے ذریعے ملاقات کا وقت طے ہوا۔ لاہور سے 24 ستمبر بروز اتوار برادرم حاجی محمد ارشد عطاری کی گاڑی پر قصور روانگی ہوئی، شعبہ تحفظِ اوراقِ مقدسہ دعوتِ اسلامی کے لاہور ڈویژن ذمہ دار محمد عالم عطاری ہمراہ تھے، ہم تقریباً آٹھ بجے جامعۃ المدینہ کوٹ رادھا کشن پہنچ گئے۔ وہاں کے تنظیمی ذمہ داران کے درمیان تربیتی گفتگو ہوئی اور چائے نوش کی۔ اس کے بعد ہم مولانا محمد احمد برکاتی مدظلہ کی مسجد میں پہنچے۔ وہاں سے ہمیں الہ آباد جانا تھا۔ مدرس جامعۃ المدینہ مولانا محمد سفیان عطاری مدنی مدظلہ کی ہمراہی میں سفر کا آغاز ہوا۔ تقریباً بارہ بجے الہ آباد پہنچے اور مہمان خانہ میں بیٹھ گئے، کچھ لمحوں کے بعد شیخ القرآن علامہ محمد علی برکاتی مدظلہ تشریف لے آئے۔ سوال جواب کا سلسلہ ہوا۔ راقم نے ضروری نکات نوٹ کئے۔ اس کے بعد پر تکلف دعوت کا اہتمام تھا، ہمیں واپسی پر چھانگا مانگا

www.dawateislami.net

جانا تھا اس لیے شیخ القرآن سے رخصت لی، آپ کی اصاغر نوازی بلکہ ذرہ نوازی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ہمیں مین روڈ پر الوداع کرنے کے لیے بنفسِ نفیس تشریف لائے۔ نمازِ ظہر ہم نے ایک بزرگ بابا علم الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے متصل مسجد میں باجماعت ادا کی۔ علامہ محمد احمد برکاتی مدظلہ نے بتایا کہ اس مسجد کے امام و خطیب اباجی حضور شیخ القرآن کے شاگرد ہیں۔ ہم وہاں سے روانہ ہوئے اور نمازِ عصر کے وقت چھانگا مانگا شہر پہنچے، سلطان العاشقین علامہ مہر محمد خاں ہمدم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر فاتحہ پڑھی اور جامع مسجد سلطان العاشقین میں نمازِ عصر باجماعت ادا کرنے کے بعد مولانا محمد اقبال خاں ہمدمی مدظلہ سے ملاقات ہوئی جو کہ آستانۂ سلطان العاشقین کے سجادہ نشین اور جامعہ نظامیہ لاہور کے فارغ التحصیل عالمِ دین ہیں، انہوں نے پھل اور شربت سے تواضع کی۔ ان سے اجازت لے کر لاہور روانہ ہوئے۔ کوٹ رادھا کشن پہنچ کر علامہ محمد احمد برکاتی مدظلہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ڈراپ کیا۔ جامعہ زبیر بن محمود محمود آباد، گھنی کے قصور میں نمازِ مغرب باجماعت ادا کی اور رات گئے لاہور پہنچ گئے۔ شیخ القرآن اور ان کے فرزند دلبند نے جو معلومات دیں ان کی روشنی میں یہ مضمون ترتیب دیا ہے۔ کچھ مزید معلومات درکار تھیں تو مولانا محمد افضل عطاری مدنی آف جامعۃ المدینہ نرملکے (Nirmalke) قصور اور مولانا سید خالد شاہ عطاری مدنی آف بہاولنگر نے تعاون فرمایا۔ راقم الحروف شیخ القرآن سمیت تمام حضرات کا شکر گزار ہے۔ مضمون کی ایک خصوصیت یہ ہے اس میں ذکر کردہ علما و مشائخ، مقامات اور اداروں کا تعارف حواشی میں دے دیا گیا ہے نیز مضمون کو مختصر رکھنے کی کوشش کی ہے۔

راقم الحروف ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی عفی عنہ

3 ربیع الآخر 1445ھ مطابق 19 اکتوبر 2023ء

www.dawateislami.net

تذکرۂ علامہ محمد علی برکاتی قصوری

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص رسولِ کریم صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر ایک بار دُرُود پاک پڑھے گا، اللہ پاک اور اس کے فرشتے اس پر 70 مرتبہ رحمت بھیجیں گے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہُ علیٰ محمد

اطاعت و خدمت گزار شاگرد

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ شاہ ابو البرکات سیّد احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ[2] 1965ء میں لاہور[3] سے اپنے محبوب شاگرد اور خلیفہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی

---

1 مسند امام احمد، 3/599، حدیث: 6925

2 مفتیِ اعظم پاکستان، سیّدُ المحدّثین حضرت علامہ شاہ ابو البرکات سیّد احمد قادری رَضَوی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ استاذُ العلماء، شیخ الحدیث، پیرِ طریقت، خلیفہ اعلیٰ حضرت، مناظرِ اسلام، بانی و امیر مرکزی دارُالعُلوم حِزبُ الاحناف اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ 1319ھ مطابق 1901ء کو محلہ نواب پور اَلْوَر، راجستھان ہند میں پیدا ہوئے اور لاہور میں 20 شوّال 1398ھ مطابق 24 ستمبر 1978ء کو وِصال فرمایا۔ مزار مبارک دارُ العلوم حِزب الاحناف گنج بخش روڈ لاہور میں ہے۔ آپ کے تلامذہ پاکستان بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ (سیدی ابو البرکات، ص13 تا 57-81... تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ، ص314-318)

3 لاہور ایک قدیم و تاریخی شہر ہے، مغلیہ عہد میں لاہور کے ارد گرد فصیل اور تیرہ دروازے بنائے

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

محمد عبد اللہ محدثِ قصوری[1] رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سالانہ جلسہ میں قصور[2] تشریف لائے۔ جاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مَیں آپ کے مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ[3] کے کسی

گئے،372ھ میں یہ ملتان سلطنت کا حصہ تھا،اب یہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کا دار الحکومت اور پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔یہ پاکستان کا ثقافتی، تعلیمی اور تاریخی مرکز ہے،اسے پاکستان کا دل اور باغوں کا شہر کہا جاتا ہے۔یہ شہر دریائے راوی کے کنارے پر واقع ہے۔اس شہر کی آبادی تقریبا ایک کروڑ 11 لاکھ ہے۔(نگر نگر پنجاب،ص577)

1. شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عبد اللہ قادری محدث قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 26 رمضان 1338ھ کو موضع سرسنگھ ضلع امرتسر، مشرقی پنجاب میں ہوئی اور 18 ذیقعدہ 1419ھ کو قصور میں وصال فرمایا۔ آپ تلمیذ و مرید و خلیفۂ شاہ ابو البرکات، فاضل دارالعلوم حزب الاحناف لاہور، جید عالم دین، مفتی اسلام، استاذ العلما، شیخ الحدیث والتفسیر، شیخ طریقت، فعال رہنما، مصنف کتب، بانی جدید دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور، پر اثر خطیب اور مرجع خاص وعام تھے۔ آپ کا مزار دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور کے صحن میں ہے، جہاں ہر سال عرس ہوتا ہے۔ (تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ،335تا366...الیواقیت المہریہ،ص149...تعارف علماء اہل سنت،ص194)

2. قصور پاکستان کے صوبے پنجاب کا ایک ضلع ہے جو لاہور ڈویژن میں واقع ہے۔یہ ایک قدیمی شہر ہے۔پہلے یہ ضلع لاہور کی ایک تحصیل تھا،1976ء میں اسے ضلع کا درجہ دیا گیا۔یہ لاہور سے جانب جنوب 55 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔فیروز پور روڈ اسے لاہور سے ملاتی ہے۔یہاں بارہ قلعے (قصر) تعمیر کئے گئے،اسی نسبت سے اس کا نام قصور قرار پایا۔ان قلعوں کو آجکل کوٹ کہا جاتا ہے۔اس میں کئی اولیائے کرام کے مزارات ہیں مثلاً بابا بلھے شاہ، سید عبد اللہ قادری، شاہ کمال چشتی، مولانا غلام محی الدین دائم الحضوری، مولانا غلام دستگیر قصوری اور مفتی عبد اللہ محدث قصوری وغیرہ۔ قصور سٹی کی آبادی چار لاکھ کے قریب ہے اور یہ چار تحصیلوں قصور، پتوکی، چونیاں اور کوٹ رادھا کشن پر مشتمل ہے، ضلع قصور کی کل آبادی 35 لاکھ کے قریب ہے۔(نگر نگر پنجاب،ص592تا597)

3. مرکزی دار العلوم جامعہ حنفیہ نزد لاری اڈّا قصور ایک قدیم ادارہ ہے جو 1934ء سے پہلے قائم ہے،اس

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

ایسے طالب علم کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں جو ذہین، اِطاعت گزار اور ایمان دار ہو۔ یہ سن کر محدثِ قصوری نے ایک ایسے طالبِ علم کا انتخاب کیا جو شرحِ جامی تک کی کتب پڑھ چکا تھا، انتہائی شریف النفس، عالی نسب اور محنتی تھا۔ اس طالبِ علم کی خوش قسمتی کہ اُسے عالمِ اسلام کی عظیم ہستی، علم و عمل کے پیکر، علوم و فنون کے سمندر، خلیفۂ اعلیٰ حضرت سیّد صاحب قبلہ کی صحبت نصیب ہونے والی تھی۔ محدثِ قصوری نے اسے چند نصیحتیں کرتے ہوئے اپنے استاذ گرامی کے ساتھ لاہور روانہ کر دیا۔ اس طالبِ علم نے سیّد صاحب قبلہ سے نہ صرف علوم و فنون میں کمال حاصل کیا بلکہ آپ کی خدمت کے لیے اپنے شب و روز وقف کر دیئے۔ ایک وقت وہ بھی آیا کہ سیّد صاحب قبلہ نے اسے سلسلہ قادریہ اشرفیہ میں بیعت فرمایا اوراد و وظائف کی تلقین کی اور سلاسلِ اربعہ وغیرہ کی خلافت عطا فرمائی۔ یہ طالبِ علم جو اپنے اساتذہ کی توقعات پر پورا اُترا اور اُن کی دعاؤں اور مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور[1] سے دورۂ حدیث کر کے سند الفراغ کا حقدار ٹھہرا، اسے اب دنیا

کا قدیمی نام جامعہ حنفیہ ہے۔ اس کی نشاۃ ثانیہ شیخ الحدیث مفتی محمد عبد اللہ قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ نے 1949ء میں فرمائی، کچھ عرصہ جامع مسجد پیر عباس خان اندرون موری گیٹ اور کچھ عرصہ مفتی صاحب نے اپنے گھر میں تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ 1969ء میں موجودہ جگہ محکمہ اوقاف سے نیلامی میں خریدی، جو ساڑھے چار کنال رقبہ پر مشتمل ہے، آپ کی کوشش سے ایک پر شکوہ عمارت موجود ہے۔ مزید تفصیل کے لیے تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ کے صفحہ 337 کا مطالعہ کیا جائے۔

1 مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کا آغاز امام المحدثین مفتی سید محمد دیدار علی شاہ محدث الوری رحمۃ اللہ علیہ نے 1343ھ مطابق 1924ء کو لاہور کی تاریخی جامع مسجد وزیر خان، اندرون دہلی گیٹ میں فرمایا۔ جمادی الاخریٰ 1346ھ مطابق دسمبر 1927ء میں محمدی (چنگڑ) محلہ اندرون دہلی

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

شیخ القرآن اور خطیبِ ذیشان کے القابات سے جانتی ہے۔ میری مُراد حضرتِ علّامہ مولانا پیر محمد علی برکاتی مدظلہ العالی ہیں، جن کا تذکرہ آنے والی سُطور میں کیا جاتا ہے۔

نام ونسب

شیخ القرآن علامہ محمد علی برکاتی صاحب مدظلہ کا نسب یوں ہے: علامہ محمد علی برکاتی بن باباجی حضرت صوفی میاں محمد رمضان قادری بن میاں نور محمد قادری بن میاں محمد قاسم قادری بن میاں عبدالحکیم قادری۔ آپ کے جد امجد میاں عبدالحکیم قادری مشہور ولی کامل، سلطان الاولیاء حضرت سخی سلطان عبدالحکیم قادری[1] رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ یوں پیرانِ پیر حضور غوثُ الاعظم شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی[2] رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان اِن کے

گیٹ کی تین گنبد والی شیر شاہی مسجد کی تعمیر نو کرتے ہوئے اس کے ساتھ دار العلوم کے کمرے بنائے گئے۔ یہ دارالعلوم برسوں یہاں دولتِ علم تقسیم کرتا رہا۔ جب طلبہ کے اضافے کی وجہ سے یہ جگہ تنگ ہوئی تو 1962ء میں اسے لال کوٹھی گنج بخش روڈ بیرون بھاٹی گیٹ نزد داتا دربار منتقل کر دیا گیا۔ بلاشبہ مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور سے ہزاروں علما و مشائخ نے علوم وفنون میں کمال پایا اور ملک میں علوم اسلامیہ کو عام کرنے میں اپنا فعال کردار ادا کیا۔

1 سلطانُ الاولیا حضرت سخی سلطان عبدُالحکیم قادری رحمۃُ اللہ علیہ کی پیدائش 11 ربیع الاول 1075ھ اور وصال 29 محرم 1145ھ کو ہوا۔ مزار مبارک شہر عبدالحکیم ضلع خانیوال پنجاب میں ہے۔ آپ حافظ قرآن، عالم دین، مدرس درسِ نظامی، سلسلہ قادریہ کے شیخ طریقت اور کثیر الفیض تھے۔

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2022ء، ص30)

2 بانیِ سلسلہ قادریہ، سردارِ اولیا، غوثُ الاعظم حضرت سیّد محی الدّین ابو محمد عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 470ھ کو جیلان، ایران میں ہوئی اور 11 ربیعُ الآخر 561ھ کو بغداد شریف، عراق میں وصال فرمایا۔ آپ جیّد عالمِ دین، بہترین مدرس، پُراثر واعظ، مصنفِ کتب،

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

خاندان میں جاری ہے۔

تعارف والدین کریمین

شیخ القرآن کے والد باباجی حضرت صوفی میاں محمد رمضان قادری نمازروزے کے پابند، سنّتوں کے عامل، خوفِ خدااور عشقِ مصطفی کے پیکر، عابدوزاہد، لوگوں کو نماز ورزق حلال کی تلقین کرنے والے اور طبیعت کے اعتبار سے شگفتہ مزاج تھے۔ خوش و مسرور رہتے اور رکھتے تھے۔ ان کی پیدائش تقریباً 1327ھ مطابق 1909ء میں ایک زمیندار گھرانے میں ہوئی۔ انہوں نے اپنے والد میاں نور محمد قادری اور دادا جان میاں محمد قاسم قادری سے اکتسابِ علم و عرفان کیا۔ یہ پیشے کے اعتبار سے زمین دار تھے۔

انہوں نے اپنی زندگی ضلع اوکاڑا[1] کے چک باوا[2] نزد حویلی لکھا[3] اور سرائے امر

فقہا و محدثین کے استاذ، شیخ المشائخ اور مؤثر ترین شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا مزارِ مبارک دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے منبعِ انوار و تجلیات ہے۔

(بہجۃ الاسرار، ص171...طبقاتِ امام شعرانی، جزء:1، ص178...مرآۃ الاسرار، ص571)

1 ضلع اوکاڑا پہلے ضلع ساہیوال (سابقہ نام منٹگمری) کا حصہ تھا، یکم جولائی 1982ء میں اسے جدا کر کے ضلع کا درجہ دیا گیا، البتہ یہ ساہیوال ڈویژن میں شامل ہے۔ ضلع اوکاڑا کی تین تحصیلیں اوکاڑا، دیپالپور اور رینالہ خورد ہیں۔ اس ضلع کی آبادی تقریباساڑھے 22 لاکھ ہے، اس کی حدود ضلع ساہیوال، پاکپتن، قصور اور بہاولنگر سے ملتی ہیں۔ ضلع اوکاڑا صوبائی دارالحکومت لاہور سے جانب جنوب 110 کلومیٹر فاصلے پر ہے۔ (نگر نگر پنجاب، ص616)

2 چک باوا (Chak Bawa) گاؤں حویلی لکھا کے جنوب مشرق میں پیر غنی روڈ پر واقع ہے، اب یہ حویلی لکھا کی آبادی بڑھنے کی وجہ سے اس کا ایک محلہ بن چکا ہے۔ اس کے جانب جنوب پاکپتن کا شہر ہے۔

3 حویلی لکھا (Haveli Lakha) ضلع اوکاڑا کی تحصیل دیپالپور کا ایک قدیمی شہر ہے۔ اس سے دیپالپور

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

سنگھ [1] نزد حجرہ شاہ مقیم [2] میں گزاری۔ انہیں علما و مشائخ اور طلبہ علم دین سے محبت تھی، یہی وجہ ہے کہ اپنے اکلوتے بیٹے علامہ محمد علی برکاتی مدظلہ کو حصولِ علمِ دین کے لیے وقف کر دیا۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ پاک نے ایک ہی بیٹا دیا اور اس سے آزما رہا ہے کہ بیٹا پیارا ہے یا میرا دین تو میں اس خالق کے سامنے سر تسلیم خم کر رہا ہوں کہ یا اللہ! یہی میری زندگی کی کمائی ہے اور اسے تیری بارگاہ میں پیش کر رہا ہوں، اسے قبول فرمالے۔

بابا جی اپنی زوجہ محترمہ کو فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے پاس روزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے اس کے سوا اور کچھ ہے بھی نہیں۔ بیٹے کی جدائی میں صبر کیا کرو کہ اللہ پاک کی رحمت سے امید ہے کہ وہ بیٹے کی جدائی میں صبر کرنے والیوں کو سیدہ ہاجرہ [3] رضی اللہ عنہا.....

جانبِ شمال مغرب 29 کلومیٹر اور پاکپتن جانبِ جنوب 42 کلومیٹر ہے۔ حویلی لکھا دریائے ستلج پر واقع مشہور ہیڈ سلیمانکی ہیڈورکس سے 18 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس کی تین یونین کونسل ہیں۔ اس کی آبادی تین لاکھ سے زیادہ ہے۔ حویلی لکھا ریلوے اسٹیشن لودھراں رائے ونڈ برانچ لائن پر واقع ہے۔

1. سرائے امر سنگھ (Sarai Amar Singh) حجرہ شاہ مقیم شہر سے جانبِ جنوب مشرق دو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں ہے جو حویلی لکھا روڈ پر واقع ہے۔
2. حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑا کی تحصیل کا ایک قدیمی شہر ہے، اس کی تین یونین کونسلیں ہیں، اس کی بنیاد حضرت بہاول شیر قلندر سید بہاء الدین گیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دسویں صدی ہجری میں رکھی اور ان کے پوتے سید محکم الدین محمد مقیم گیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی آبادکاری کے لیے کوشش کی، اسی وجہ سے یہ حجرہ شاہ مقیم کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کی آبادی 63 ہزار سے زائد ہے۔ (نگر نگر پنجاب، ص 621)
3. حضرت سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا مصر کے قبطی بادشاہ کی صاحبزادی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ اور

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

کی مصاحبت و قُرب عطا فرمائے گا۔[1]

باباجی میاں محمد رمضان طلوعِ فجر سے پہلے بیدار ہو جاتے۔ نمازِ تہجد ادا کرتے، عارفِ کھڑی شریف میاں محمد بخش[2] کا کلام ترنم کے ساتھ پڑھا کرتے، آپ کی آواز سے گھر کے دیگر افراد بھی اٹھ جاتے اور نمازِ تہجد کی ادائیگی کی سعادت حاصل کرتے۔ آپ کا وصال 2 صفر المظفر 1411ھ مطابق 23 اگست 1990 میں تقریباً 81 سال میں ہوا۔ تدفین الہ آباد ٹھینگ موڑ[3] ضلع قصور کے قبرستان میں کی گئی۔ یہاں ہر سال عرس ہوتا

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدۂ محترمہ تھیں۔ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مصر سے فلسطین اور پھر وہاں سے مکہ شریف ہجرت فرمائی۔ مکہ شریف میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کا شدت پیاس سے رونا، آپ کا صفا سے مروہ سات چکر لگانا، پانی کا چشمہ نکل آنا، آپ کا اسے زم زم یعنی ٹھہر جاؤ کہنا پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی وغیرہ واقعات آپ کے ہی ہیں۔ آپ نے نوے سال کی عمر میں وصال فرمایا، تدفین حطیم کعبہ میں ہوئی۔ مزید تفصیل کے لیے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ازواج انبیاء کی حکایات صفحہ 90 تا 112 کا مطالعہ کیجئے۔

1 ماخوذ از روزنامہ 92 پاکستان، مضمون باباجی میاں محمد رمضان القادری۔

2 رُومیِ کشمیر، صاحبِ سیفُ المُلوک حضرت میاں محمد بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ عالمِ دین، مُصنّف، پنجابی شاعر اور ولیِ کامل تھے، آپ 1246ھ کو موضع چک بہرام، ضلع گجرات پاکستان میں پیدا ہوئے اور 7 ذوالحجہ 1324ھ کو وِصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک کھڑی شریف (ضلع میرپور) کشمیر میں مرجَعِ خاص وعام ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/455 تا 469)

3 الہ آباد (Ellah Abad۔ سابقہ نام ٹھینگ موڑ) ضلع قصور کی تحصیل چونیاں کا ایک جدید قصبہ ہے جو قصور سے دیپالپور جاتے ہوئے 45 کلومیٹر اور لاہور سے براستہ رائے ونڈ اور کوٹ رادھا کشن 101 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس سے ایک کلومیٹر دور ٹھینگ جٹاں گاؤں ہے۔ جس کی وجہ سے یہ مقام ٹھینگ موڑ مشہور ہو گیا۔ چونیاں اس سے 14 کلومیٹر اور حجرہ شاہ مقیم 30 کلومیٹر کے

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

ہے۔ علامہ محمد علی برکاتی صاحب کی والدۂ محترمہ بھی نماز روزے کی پابند اور نیک صالحہ تھیں۔ مائی صاحبہ نے 23 جمادی الاولیٰ 1422ھ مطابق 14 اگست 2001ء میں وفات پائی اور ان کی تدفین بھی میاں صاحب کی تُربت (قبر) سے متصل کی گئی۔

پیدائش و ابتدائی تعلیم

شیخ القرآن علامہ محمد علی برکاتی صاحب کی پیدائش ربیع الاول 1366ھ مطابق جنوری 1947ء کو چک باوا (Chak Bawa) نزد حویلی لکھا ضلع اوکاڑا کے ایک دینی گھرانے میں ہوئی۔ آپ چھ بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے۔ آپ نے پرائمری تک تعلیم حویلی لکھا اسکول میں حاصل کی۔ آپ بچپن سے ہی شریف، نیک اور محنتی تھے۔ والد صاحب نے آپ کو مرکزی دار العلوم غوثیہ [1] حویلی لکھا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑا میں

فاصلے پر ہے۔ اس میں طلبہ وطالبات کے ہائی اسکول، تھانہ، ہسپتال، یونین کونسل کا دفتر اور کئی بنکوں کی شاخیں ہیں۔ اس میں کئی محلے اور بازار ہیں۔ اس کی آبادی تقریباً 62 ہزار ہے۔

(ماخوذ از نگر نگر پنجاب، ص914)

1 مرکزی دار العلوم غوثیہ متصل جامع مسجد شیخاں والی حویلی لکھا ضلع اوکاڑا کی بنیاد شیخ العلماء والفقراء حضرت مولانا خواجہ الحاج محمد صادق چشتی اور آپ کے فرزند دلبند استاذ العلماء، مناظر اعظم مولانا عبد العزیز نوری المعروف مہتمم صاحب رحمۃ اللہ علیہما نے 6 جمادی الاولیٰ 1376ھ مطابق یکم جنوری 1955ء میں رکھی۔ یہ بس اسٹینڈ حویلی لکھا سے چار فرلانگ کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس میں تجوید و قراءت اور درس نظامی کے درجات ہیں۔ اس کی خوبصورت تین منزلہ عمارت دعوتِ نظارہ دے رہی ہے۔ اس کے کثیر کمرے ہیں۔ ایک درجن سے زیادہ اساتذہ سینکڑوں طلبہ بزبان حال اس دار العلوم کے کثیر الفیض ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ اس کے موجودہ مہتمم حضرت مولانا مفتی ابو الطاہر احمد رضا نوری صاحب ہیں۔

www.dawateislami.net

داخل کروادیا، جہاں آپ نے حضرت مولانا خواجہ محمد صادق چشتی[1] رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بیٹے مولانا ابو العُلاء عبد الحی چشتی[2] رحمۃ اللہ علیہ سے فارسی کتب کریما سعدی سے

❶ شیخ العلماء والفقراء حضرت مولانا پیر خواجہ محمد صادق آثم چشتی تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1324ھ مطابق 1906ء کو موضع سوجے کی نزد دیپالپور ضلع اوکاڑا میں حضرت مولانا احمد دین بن سلطان التارکین محمد ابراہیم بن مولانا جمال الدین بن مولانا حافظ محمد حبیب اللہ برقع پوش ملوٹی فیروزپوری کے گھر میں ہوئی۔ تمام علوم اسلامیہ والد گرامی اور جدامجد سے حاصل کئے۔ بیعت وخلافت کا شرف حضرت خواجہ مفتی محمد کرم الدین چشتی حامدی انتالوی سے پایا۔ درس وتدریس کا آغاز سوجے کی سے کیا پھر حویلی لکھا تشریف لے آئے، یہاں مال منڈی میں جامع مسجد اولیا اور آستانہ عالیہ فریدیہ صادقیہ قائم کیا اور عرصہ دراز تک درس پڑھاتے رہے۔ آپ فارسی اور پنجابی کے شاعر بھی تھے۔ عشق رسول میں درجۂ فنائیت پر فائز تھے۔ آپ سے کئی کرامات کا صدور ہوا۔ آپ کا یکم شعبان 1390ھ مطابق 3 اکتوبر 1970ء بروز ہفتہ وصال ہوا۔ مزار مبارک مسجد اولیاء سے متصل ہے جس پر نیلا گنبد بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ استاذ العلماء علامہ خواجہ عبد العلی چشتی، استاذ العلماء مولانا عبد العزیز نوری اور مولانا عبد القادر نوری آپ کے قابل فخر فرزند ہیں۔ زبدۃ الاصفیاء حضرت باباجی مولانا ابو النور محمد صدیق چشتی (والد گرامی فقیہ اعظم مفتی نوراللہ نعیمی) خواجہ صادق صاحب کے بڑے بھائی تھے۔ (حضرت فقیہ اعظم کے مکتوبات مدینہ، ص187... فتاویٰ نوریہ، 1/67... مستفاد تحریر مولانا ابو طاہر احمد رضا نوری صاحب جو مولانا سید خالد حسین شاہ بخاری عطاری صاحب کے ذریعے حاصل ہوئی)

❷ استاذ العلماء حضرت مولانا ابو العلاء محمد عبد العلی چشتی اشرفی المعروف حضور باباجی کی پیدائش 1342ھ مطابق 1923ء کو موضع سوجے کی نزد دیپالپور ضلع اوکاڑا میں حضرت مولانا خواجہ محمد صادق چشتی کے ہاں ہوئی۔ علم دین والد محترم، جد امجد، حضرت مولانا فتح محمد محدث بہاولنگری اور فقیہ اعظم مفتی نوراللہ نعیمی سے حاصل کیا۔ بیعت سرکارِ کلاں پیر سید مختار اشرف اشرفی رحمۃ اللہ علیہ سے کرنے کی سعادت پائی۔ مرکزی جامع مسجد اولیا اور مرکزی دارالعلوم غوثیہ حویلی لکھا میں بطور صدر مدرس تدریس فرماتے رہے۔ آپ نے دارالعلوم فریدیہ صادقیہ مال منڈی حویلی لکھا قائم فرمایا۔ آپ کی وفات 17 ربیع الآخر 1426ھ مطابق 26 مئی 2005ء کو ہوئی۔ تدفین والد گرامی

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

سکندر نامہ اور صرف و نحو وغیرہ کی کتب علم الصیغہ تک پڑھیں۔

علومِ اسلامیہ کا حصول

آپ کے والد گرامی باباجی محمد رمضان قادری آپ کو بڑا عالم دین دیکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے 1962ء میں انہیں مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور میں داخل کرانے کا فیصلہ کیا۔ گھر اور خاندان کے دیگر حضرات نے بہت سمجھایا کہ یہ آپ کا ایک ہی بیٹا ہے، اسے اپنے ساتھ کھیتی باڑی کے کام میں مصروف کریں تاکہ اس کام میں یہ آپ کا مدد و معاون ہو لیکن آپ کا عزمِ مصمم تھا کہ مجھے اسے عظیم عالمِ دین بنانا ہے۔ اس لیے یہ آپ کو لے کر قصور پہنچے اور محدثِ قصوری علامہ محمد عبد اللہ قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ محدثِ قصوری نے انہیں دارالعلوم میں داخلہ دے دیا۔ آپ دل لگا کر حصولِ علوم و فنون میں مصروف ہوگئے۔ محدثِ قصوری اور دارالعلوم کے دیگر اساتذہ علامہ غلام رسول اشرفی[1]،.....

کے پہلو میں جامع مسجد اولیا سے متصل مزار میں کی گئی۔ آپ کے صاحبزادگان حضرت مولانا پیر مسعود احمد چشتی، حضرت مولانا قاری محبوب احمد فریدی اور حضرت مولانا قاری منظور احمد بھی علمی شخصیات ہیں۔ آپ یاد الٰہی میں مگن، عشق مصطفیٰ سے سرشار اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ (یہ تعارف حضرت مولانا ابو طاہر احمد رضا نوری صاحب کی تحریر سے تیار کیا ہے جو مجھے سید السادات مولانا سید خالد حسین شاہ بخاری عطاری صاحب کے ذریعے موصول ہوئی)

1 شیر اہل سنت حضرت مولانا مفتی ابو الارشاد غلام رسول قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر عالم دین، فارغ التحصیل دارالعلوم حزب الاحناف لاہور، استاذ العلماء، جامع المعقول والمنقول، شیخ الحدیث والتفسیر تھے۔ حضور شیر اہلسنت 1962ء میں دارالعلوم جامعہ حنفیہ، لاری اڈا قصور تشریف لے گئے اور (باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

.....

مولانا بشیر احمد مرتضائی[1] اور صاحبزادہ مولانا محمد صفدر علی قادری[2] رحمۃ اللہ علیہم سے شرح جامی تک کتب پڑھیں۔ آپ کی حصولِ علم میں لگن اور اساتذہ کی خدمت مثالی تھی۔ یہاں ان کے اڑھائی تین سال گزرے تھے کہ مفتی اعظم پاکستان علامہ شاہ ابو البرکات سید احمد

وہاں تقریباً 16 سال مدرس اور بعد میں صدر المدرسین کے عہدے پر فائز ہوئے۔ 1978ء کو پیکو جامع مسجد بادامی باغ لاہور میں خطابت شروع کی اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ آپ کی ولادت اگست 1940ء کو محلہ کوٹ مراد خاں، قصور کے ایک دینی گھرانے میں ہوئی اور 17 رمضان المبارک 1416ھ مطابق 7 فروری 1996 بروز بدھ پیکو جامع مسجد لاہور کے حجرے میں وصال فرمایا۔ یہیں مزار ہے اور ہر سال عرس ہوتا ہے۔ (ماخوذ از تذکرہ شاہ ابو الحسنات و شاہ ابو البرکات، غیر مطبوعہ)

1. استاذ العلماء حضرت مولانا بشیر احمد مرتضائی قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش موضع فتووالا تحصیل جلال آباد ضلع فاضلکا، مشرقی پنجاب، ہند میں 24 ستمبر 1936ء کو ایک تاجر دینی گھرانے میں ہوئی اور وصال 63 سال کی عمر میں 24 ستمبر 1999ء کو قصور میں ہوا اور تدفین قبرستان دربار عالیہ کوٹ اندرون قصور میں کی گئی۔ آپ جید عالم دین، فاضل دار العلوم حزب الاحناف لاہور، بہترین مقرر، مدرس درسِ نظامی اور صوفی باصفا تھے۔ آپ نے تقریباً 24 سال جامع مسجد دربار خواجہ دائم الحضوری اور 17 سال مرکزی جامع مسجد امیر حمزہ پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں خطابت فرمائی اور پوری زندگی دین متین کی خدمات میں گزاری۔ (ماخوذ از تذکرہ شاہ ابو الحسنات و شاہ ابو البرکات، غیر مطبوعہ)

2. عالمی مبلغ اسلام حضرت مولانا پیر محمد صفدر علی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش تقریباً 1945ء میں شیخ الحدیث مفتی محمد عبد اللہ قادری محدث قصوری کے گھر ہوئی۔ زمانہ طالب علمی میں ہی انہوں نے دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور میں پڑھانا شروع کر دیا۔ آپ کا اکثر وقت لاہور میں گزرا۔ آپ عالمی تحریک امن کے بانی و سربراہ تھے۔ آپ کا وصال ذیقعدۃ الحرام 1435ھ مطابق ستمبر 2014ء میں ہوا۔ ختم چہلم 22، اکتوبر 2014ء کو لاہور میں منعقد کیا گیا، اس میں شیخ القرآن علامہ محمد علی صاحب، ڈاکٹر حافظ محمد ارشاد قادری اور ڈاکٹر محمد نثار قادری وغیرہ نے شرکت کی۔

(روزنامہ پاکستان، 22، اکتوبر 2014ء)

www.dawateislami.net

قادری رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور کے سالانہ جلسۂ دستار فضیلت میں تشریف لائے، انہیں ایسے طالبِ علم کی ضرورت تھی کہ جو تحصیلِ علم کے ساتھ ان کے دفتری وذاتی امور سرانجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہو اور امانت دار و محنتی ہو۔ جب انہوں نے اس بات کا اظہار محدثِ قصوری سے کیا تو انہوں نے آپ کو سید صاحب قبلہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں داخلہ

محدثِ قصوری کے فرمانے پر شیخ القرآن 1965ء میں مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں تشریف لے گئے۔ یہ دارالعلوم حزب الاحناف کی قدیم عمارت اندرون دہلی گیٹ، محمدی محلہ نزد وزیر خان مسجد میں مقیم ہوئے، سید صاحب قبلہ کی رہائش بھی یہیں تھی، اس لیے دن میں تقریباً آدھا گھنٹہ پیدل چل کر دارالعلوم کی نئی عمارت واقع گنج بخش روڑ نزد داتا دربار جا کر پڑھتے اور سہ پہر واپس آجاتے اور سید صاحب قبلہ کی خدمت میں مصروف ہو جاتے۔ سید صاحب قبلہ نے مختلف انداز سے انہیں آزمایا مگر یہ ہر مرتبہ کامیاب ہوئے کیونکہ والدین نے انہیں امانت و دیانت کا سبق پڑھایا تھا جسے یہ عملی طور پر اپنے آپ پر نافذ کر چکے تھے۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

سید صاحب قبلہ کی خدمت

آپ کو سید صاحب کا خادمِ خاص ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ ان کے کمرے کی صفائی ستھرائی کرتے، گھر کا سودا سلف لاتے، کپڑوں کو دھوتے، مقررہ اوقات پر کپڑے

www.dawateislami.net

تبدیل کرواتے، ملاقات کے لیے آنے والے مہمانوں کی خدمت کرتے، طے شدہ اوقات میں ملاقات کرواتے، سید صاحب کے مطالعہ و روٹین میں خلل واقع نہ ہو اس کے لیے تمام امور کو بروقت سرانجام دیا کرتے تھے۔ سید صاحب قبلہ عموماً رات بارہ بجے تک مطالعہ فرمایا کرتے تھے، اس کے بعد آرام فرماتے، آپ بھی اس وقت تک جاگتے رہتے اور ان کے کمرے کے باہر بیٹھ کر کل کے اسباق کی تیاری کرتے تاکہ قبلہ سید صاحب کو کسی چیز کی حاجت ہو تو فوراً پیش کی جاسکے۔ بعض اوقات سید صاحب قبلہ بعد نمازِ عشا تا بارہ یا ایک بجے تک تدریس بھی فرماتے اور اس وقت آپ کے زیرِ درس کتب میں تمہید ابو شکور سالمی، قصیدہ بردہ شریف، دیوان مولیٰ علی اور طحاوی شریف ہوا کرتی تھیں۔[1] علامہ محمد علی برکاتی بھی اس درس میں شرکت فرمایا کرتے۔ آپ کی کوشش ہوتی تھی کہ سید صاحب قبلہ راضی رہیں، اس لیے ان کے مزاج کے مطابق اقدامات کیا کرتے۔ آپ سید صاحب کے کمرے میں موجود کسی چیز کو از خود استعمال نہ فرماتے تھے اور نہ ہی کسی کو استعمال کرنے دیتے۔ لوگوں کی جانب سے آنے والی اشیا مثلاً پھل، مٹھائی وغیرہ کو بھی نہ کھاتے، البتہ جب سید صاحب اجازت دیتے تو اسے کھالیا کرتے تھے۔

لاہور سے بصیر پور کا سفر

سید صاحب قبلہ کو اپنے اس شاگرد پر اتنا اعتماد تھا کہ کبھی کبھی اپنے اہم و حساس معاملات بھی ان کے سپرد کر دیتے تھے۔ ایک واقعہ ملاحظہ کیجئے:

دار العلوم حزب الاحناف اندرون دہلی گیٹ کے محلہ محمدی میں واقع تھا، طلبہ کی

1 سیدی ابو البرکات، ص60

www.dawateislami.net

تعداد میں اضافہ ہوا تو یہ جگہ ناکافی ہوگئی چنانچہ احباب سے مشاورت کے بعد طے پایا کہ نئی جگہ تلاش کی جائے۔ اس زمانے میں حکومت نے گنج بخش روڈ بیرون بھاٹی گیٹ مشہور لال کوٹھی کی نیلامی کا اعلان کر رکھا تھا، سید صاحب قبلہ نے اسے خریدنے کا فیصلہ کیا۔ سید صاحب نے ایک دن اپنے ایک شاگرد کو کمرے میں پڑا مٹی کا بڑا مٹکا خالی کرنے کا حکم دیا اس میں کثیر رقم موجود تھی۔ سید صاحب قبلہ نے بتایا کہ یہ لوگوں کے دار العلوم کے لیے دیئے گئے عطیات ہیں۔ آپ کے پوتے صاحبزادہ سید مختار اشرف رضوی کا بیان ہے کہ میرے دادا جان حضرت شاہ ابو البرکات نے 1961ء میں ہونے والی نیلامی میں 2 ایکڑ پر مشتمل اس لال کوٹھی کو ساڑھے چار لاکھ میں خرید لیا۔[1]

1966ء میں جب گنج بخش روڈ کی توسیع ہوئی تو اس کی کچھ جگہ منصوبہ بندی میں آگئی، حکومت نے اس کا معاوضہ بہت کم طے کیا چنانچہ سید صاحب قبلہ نے دار العلوم کے مفاد کے تحفظ کے لیے جدوجہد شروع کی، اپنے شاگردِ خاص فقیہ اعظم مفتی محمد نور اللہ نعیمی[2] رحمۃ اللہ علیہ سے بھی سفارش کے لیے مکتوبات روانہ کئے۔ ایک مکتوب اپنے شاگرد و مرید علامہ محمد علی برکاتی مدظلہ کے ہاتھ روانہ کیا۔ قارئین کی دلچسپی کے لیے یہ مکتوب پیش کیا جاتا ہے:

لال کوٹھی کا معاملہ الآن کما کان ہے، 26 اکتوبر 1966ء بروز بدھ مقدمہ کی تاریخ

---

1 ماخوذ از روزنامہ 92 پاکستان، مضمون: لال کوٹھی سے برآمد نوادرات، مورخہ 03 اپریل 2023ء۔

2 فقیہِ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1332ھ کو بصیر پور، اوکاڑا، پنجاب میں ہوئی۔ آپ محدِّثِ دوراں، عالم باعمل، مصنفِ کتب، بانی و شیخ الحدیث دارُ العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور اور شیخِ طریقت تھے۔ پانچ جلدوں پر مشتمل فتاویٰ نوریہ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ آپ کا وصال یکم رجب 1403ھ کو ہوا، مزار مبارک دارُ العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور کے صحن میں ہے۔ (فتاویٰ نوریہ، 1/68 تا 98)

www.dawateislami.net

ہے۔ جتنی زمین ان کو لینی ہے، اس پر نشان لگا گئے اور ملبہ کے چودہ ہزار لگائے ہیں، زمین کی قیمت نہایت کم لگائی ہے، یعنی سترہ سو روپے فی مرلہ، لہٰذا اشد ضروری ہے، کہ (میاں) محمد یسین (وٹو) صاحب وزیر بلدیات سے فوراً ملا جائے اور ان سے کہا جائے کہ قیمت نہایت کم ہے، اس علاقے میں پانچ ہزار روپے فی مرلہ تک زمین فروخت ہوتی ہے، یہ خالص مذہبی ادارہ ہے، اس کی مدد لازمی ہے اور محمد یسین صاحب کے اختیار میں ہے، وہ چاہیں تو ان شاء اللہ خاطر خواہ قیمت دلوا سکتے ہیں، مگر آپ کے اثر و رسوخ کے بغیر یہ کام مشکل معلوم ہوتا ہے، اس لیے عزیزم سید محمود سلمہ اور فقیر نے ضروری سمجھا کہ اس وقت آپ کو تکلیف دی جائے، خط ارسال کرنے میں تاریخ نکل جاتی ہے اور موقع ہاتھ سے نکل جانے کا خیال تھا، اس لیے عزیزی مولوی محمد علی (برکاتی، حال خطیب ٹھینگ موڑ، محب) کو خدمت عالیہ میں روانہ کیا جاتا ہے، کہ آپ پہلی ٹرین [1] سے جو چھ سات بجے بصیر پور [2] سے روانہ ہوتی ہے، تشریف لائیں، براہ راست لال کوٹھی پہنچیں، فقیر بھی وہیں حاضر ملے گا اور امید ہے کہ اس معروضہ کو شرفِ قبولیت سے نوازا جائے گا۔ فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ، ناظم دار العلوم حزب الاحناف لاہور، ۲۴، اکتوبر ۱۹۶۶ء۔ [3]

---

1. بصیر پور ریلوے اسٹیشن لودھراں رائے ونڈ برانچ لائن پر واقع ہے، یہ لائن پاکستان کی متعدد برانچ لائنوں میں سے ایک ہے۔ یہ لودھراں جنکشن ریلوے اسٹیشن سے شروع ہو کر رائے ونڈ جنکشن ریلوے اسٹیشن پر ختم ہوتی ہے۔ اس ریلوے لائن کی کل لمبائی 125 کلو میٹر ہے۔ لودھراں جنکشن سے رائے ونڈ جنکشن تک 22 ریلوے اسٹیشن ہیں۔
2. بصیر پور ضلع اوکاڑا کی تحصیل اور قدیمی قصبہ ہے جو اوکاڑا سے جانب مشرق 46 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس کو دو یونین کونسل میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس میں ہسپتال، اسکول، کالج، بازار، حکومتی دفاتر اور کئی بنکوں کی شاخیں ہیں۔ اس کی کل آبادی تقریباً 48 ہزار ہے۔
3. مفتی اعظم سیّد ابو البرکات اپنے مکاتیب کے آئینے میں، ص 67، 68

www.dawateislami.net

دورۂ حدیث شریف

شیخ القرآن نے شرح جامی سے لے کر موقوف علیہ تک تمام کتب سید صاحب قبلہ اور دار العلوم حزب الاحناف کے دیگر اساتذہ مثلاً مولانا سعید احمد نقشبندی[1] اور علامہ عبد الغفور مجددی[2] رحمۃ اللہ علیہما سے پڑھ کر دورۂ حدیث تک پہنچے۔

❶ عالم وعارف حضرت مولانا سعید احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1933ء میں موضع چٹیاں قبراں نزد نوشہرہ ضلع میرپور کشمیر کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی، ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کر کے دارالعلوم محمدیہ رضویہ بھکھی شریف داخل ہوئے، اسی دوران سراج السالکین پیر نور الحسن بخاری، کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ سے بیعت ہوئے، اس کے بعد مختلف مدارس میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ نعیمیہ سے 1955ء میں دورہ حدیث کر کے فارغ التحصیل ہوئے، جامعہ نعیمیہ، جامعہ نعمانیہ، دار العلوم حزب الاحناف وغیرہ میں تدریس کرتے رہے۔ آخر الذکر میں آپ نے 1964ء تا 1970 تک تدریسی خدمات سر انجام دیں، 1968ء میں مسجد داتا گنج بخش میں خطیب مقرر ہوئے، وفات تک اس ذمہ داری پر فائز رہے، یہاں آپ بعدِ فجر درسِ قرآن اور بعدِ عصر درسِ کشف المحجوب دیتے تھے، میانی صاحب قبرستان میں دربار حضرت طاہر بندگی پر آپ کا درسِ مکتوبات ربانی بھی ہوتا تھا، تحریری خدمات میں بدایۃ الہدایہ مترجم، منہاج العابدین مترجم، کیمیائے سعادت مترجم، کشف المحجوب مترجم، مکتوبات امام ربانی مترجم اور اشعۃ اللمعات مترجم یادگار ہیں۔ آپ ایک مثالی خطیب، مدرس، معلم اور مصنف تھے۔ آپ کا وصال 14 ربیع الآخر 1407ھ مطابق 17 دسمبر 1986ء بروز بدھ ہوا، جمعرات کو اپنے قائم کردہ مدرسہ حنفیہ غوثیہ میں دفن کئے گئے، راقم بارہ سال کی عمر میں اپنے والد گرامی کے ساتھ اسی جمعرات کو داتا دربار حاضر ہوا تھا تو ان کے مزار پر فاتحہ خوانی کی سعادت پائی۔

(اشعۃ اللمعات، 1/46 تا 49...مجالس علما، ص 209 تا 211...لاہور کے اولیائے نقشبندیہ مجددیہ، 168)

❷ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد عبد الغفور مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1351ھ مطابق 1933ء کو موضع سانگرہ ضلع امرتسر میں ہوئی اور وصال 20 رمضان 1415ھ مطابق 21 فروری 1995ء کو

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

شوال المکرم 1386ھ تا شعبان المعظم 1387ھ آپ نے دورہ حدیث کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس درجے میں 23 طلبہ تھے۔ آپ کا شمار ذہین و فطین، لائق اور محنتی طلبہ میں ہوتا تھا، عموماً کتبِ احادیث کی عبارت آپ ہی پڑھا کرتے تھے اور سید صاحب قبلہ اس کا ترجمہ اور شرح بیان فرماتے۔ دورۂ حدیث شریف میں باقاعدگی سے قصیدۂ بردہ شریف پڑھا جاتا تھا، اس کے پڑھنے کی سعادت بھی آپ کو حاصل ہوتی تھی۔ شعبان المعظم 1387ھ مطابق نومبر 1967ء کو دار العلوم حزب الاحناف لاہور کا سالانہ جلسہ نئی عمارت گنج بخش روڈ میں منعقد ہوا، اس میں دیگر علما و مشائخ کے ہمراہ سید صاحب قبلہ نے آپ کی دستار بندی کرتے ہوئے سند الفراغ عطا فرمائی۔

بیعت و خلافت کا شرف

شیخ القرآن کو مفتی اعظم پاکستان علامہ شاہ ابو البرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے بہت قریب رہنے کا موقع ملا، آپ ان کے علم و عمل سے بے حد متاثر تھے۔ عاجزی و

بوقتِ سحری ہوا، نماز جنازہ میں علما و صلحا اور عوام الناس کی کثرت تھی، تدفین جامع مسجد حنفیہ رضویہ سے متصل احاطہ سرائے میاں سلطان، لنڈا بازار نزد سٹی ریلوے اسٹیشن لاہور میں ہوئی، بعد میں مزار تعمیر کیا گیا۔ آپ فاضل دار العلوم حزب الاحناف لاہور، مرید و خلیفۂ آستانہ لاثانیہ علی پور سیداں، استاذ العلماء اور امام الصرف و النحو تھے۔ آپ کی زیادہ تر توجہ علومِ صرف و نحو اور فارسی وغیرہ میں تھی، آپ ان علوم کے امام مانے جاتے تھے اور آپ کو ان علوم کی کتابیں زبانی یاد تھیں۔ آپ نے جامع مسجد حنفیہ رضویہ میاں سلطان لنڈا بازار میں امامت و خطابت شروع فرمائی اور 50 سال یہ خدمت سرانجام دی، 1975ء میں آپ نے دار العلوم جامعہ حنفیہ رضویہ لنڈا بازار کی بنیاد رکھی اور 20 سال یہاں درس و تدریس میں مصروف رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ علامہ عبد الغفور لنڈے والے مشہور ہوئے۔

www.dawateislami.net

انکساری کی وجہ سے سید صاحب قبلہ بہت کم لوگوں کو بیعت فرمایا کرتے تھے۔ شیخ القرآن کی سعادت کہ انہیں 1966ھ میں سید صاحب قبلہ سے بیعت کا شرف حاصل ہوا اور دورہ حدیث سے فراغت پر 1967ء میں سید صاحب قبلہ نے آپ کو سلاسلِ اربعہ کی خلافت سے بھی نواز دیا، جس پر شیخ القرآن کی نسلوں کو بھی فخر رہے گا۔

امامت وخطابت کا آغاز

شیخ القرآن بہترین قاری اور خطیب العصر ہیں، اپنے بیان میں آیاتِ قرآنیہ کثرت سے پڑھتے ہیں اور انداز ولہجہ بھی قاریوں جیسا رکھتے ہیں، اس کے بعد ان کا ترجمہ و تفسیر، احادیث مبارکہ و شرح اور ان سے متعلقہ واقعات کو سر میں بیان کرتے ہیں۔ لوگ آپ کی سحر بیانی میں کھو جاتے اور گھنٹوں گزرنے کی گویا خبر ہی نہیں رکھتے۔

آپ کو نماز باجماعت سے بھی محبت ہے حتی الامکان تمام نمازیں جماعت سے ادا کرتے ہیں۔ نماز فجر کے بعد درسِ قرآن اور قصیدۂ بردہ شریف پڑھنا آپ کے معمولات میں داخل ہے۔ آپ نے امامت وخطابت کا آغاز لاہور میں دورانِ طالب علمی وسن پورہ[1] اور برکاتیہ مسجد متصل دار العلوم حزب الاحناف میں کیا۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رکھا اور 1969ء میں غازی آباد

---

1 بیسویں صدی عیسوی کے شروع میں وسن پورہ قدیم لاہور کا مضافاتی علاقہ اور ترقی پذیر تھا۔ اب یہ لاہور شہر کا گنجان آباد علاقہ ہے اور انتظامی طور پر یہ ڈسٹرکٹ لاہور کے شالامار ٹاؤن کا یوسی نمبر 24 ہے۔ جنرل بس اسٹینڈ اور ریلوے اسٹیشن اس کے قریب واقع ہیں۔ اکبر روڈ، مصری شاہ اور ایک موریہ پل وسن پورہ کو جی ٹی روڈ لاہور سے ملاتے ہیں۔ یہ لاہور کے مشہور علاقے شادباغ سے متصل ہے۔ اس کی آبادی تقریباً 53 ہزار ہے۔

www.dawateislami.net

لاہور[1] میں امام و خطیب مقرر ہوئے۔ یہاں آپ دو سال رہے پھر دسمبر 1971ء میں رینالہ خورد[2] ضلع اوکاڑا میں بطور خطیب و امام تشریف لے آئے۔ یہاں آپ نے درس قرآن کا سلسلہ جاری رکھا، جن طلبہ نے آپ سے یہاں اکتسابِ علم کیا ان میں مولانا قاری اعجاز احمد صاحب کا نام نمایاں ہے۔

ہر ہفتے سید صاحب کی خدمت میں حاضری

رینالہ خورد کے قیام کے دوران آپ ایک دن سید صاحب قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ملاقات پر معلوم ہوا کہ ہر ہفتے سید صاحب قبلہ کی داڑھی کا خط بنانے والے حجام کا انتقال ہو گیا ہے، یہ آپ کے سالوں کے خدمت گار تھے، جب انہوں نے سید صاحب قبلہ کا خط بنانے کا آغاز کیا تو اس وقت ان کے چہرے پر داڑھی نہیں تھی، آپ کی صحبت کی برکت سے یہ نماز روزے کے پابند اور چہرے پر سنتِ رسول داڑھی رکھنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ ان کے سر پر مخصوص عمامہ شریف سجا ہوا ہوتا تھا۔ بہر حال برکاتی صاحب حاضر ہوئے تو سید صاحب کی داڑھی کا خط نہیں بنا ہوا تھا، علامہ محمد علی برکاتی صاحب نے عرض کیا

---

1. غازی آباد لاہور کا گنجان آباد علاقہ ہے۔ یہ لاہور کے عزیز بھٹی ٹاؤن کا یو سی نمبر 156 ہے۔ اس کی آبادی تقریباً 65 ہزار ہے۔ یہ مغل پورہ اور الفیصل ٹاؤن کے درمیان واقع ہے۔ اس کے قریب لاہور کی بڑی شاہراہ کینال روڈ ہے۔
2. رینالہ خورد (Renala Khurd) پنجاب کے ضلع اوکاڑا کا ایک جدید اور ترقی پذیر شہر ہے جو تحصیل کا درجہ رکھتا ہے۔ اس میں 15 یونین کونسلیں ہیں۔ یہ اوکاڑا شہر سے جانب مشرق 12 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ لاہور کے جنوب مغرب میں جی ٹی روڈ اور لاہور کراچی مین ریلوے لائن پر واقع ہے۔ اس کی بنیاد تقریباً 1914ء میں رکھی گئی۔ یہ پھلوں اور دودھ کی مصنوعات کے لیے مشہور ہے۔ اس کی آبادی تقریباً ایک لاکھ 21 ہزار بتائی جاتی ہے۔

www.dawateislami.net

کہ حضور میں خط بنا دیتا ہوں، آپ نے اجازت عطا فرمائی، جب کام مکمل ہوا اور سید صاحب نے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھا تو برکاتی صاحب کے کام کی تعریف کی اور اپنے صاحبزادے شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی[1] رحمۃ اللہ علیہ کو بلا کر ان کے اس کام کو سراہا۔ اَب برکاتی صاحب کا معمول بن گیا کہ ہر جمعرات کو سید صاحب قبلہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور یہ خدمت سرانجام دیا کرتے تھے اگرچہ اس زمانے میں رینالہ خورد سے لاہور بہت کم گاڑیاں جایا کرتی تھیں، جب سفری مشکلات میں اضافہ ہوا تو آپ پندرہ دن کے بعد جانے لگے، جب یہ سید صاحب قبلہ کی خدمت میں پہنچتے تو وہ انہیں مرحبا کہتے اور تمام مصروفیت چھوڑ کر خط بنوالیا کرتے تھے کیونکہ برکاتی صاحب کو واپس اپنی مسجد میں پہنچنا ہوتا تھا۔ تقریباً

---

1 شارحِ بخاری حضرت مولانا مفتی سید محمود احمد رضوی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1924ء کو آگرہ میں ہوئی۔ ابتدائی اسباق دادا جان امام المحدثین مفتی سید دیدار علی شاہ محدث الوری سے پڑھے۔ دار العلوم حزب الاحناف کے اساتذہ بالخصوص علامہ عطا محمد بندیالوی سے خوب استفادہ کیا۔ دورہ حدیث والد گرامی مفتی شاہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ سے کیا۔ 1947ء میں فارغ التحصیل ہوئے، ابتدائی سالوں میں دارالعلوم حزب الاحناف میں تدریس فرمائی پھر اس کے انتظامی امور میں مصروف ہوگئے۔ دو سو کے قریب کتب و رسائل بھی تحریر فرمائے۔ سات جلدوں پر مشتمل فیوض الباری فی شرح صحیح البخاری اور دینِ مصطفی کو بہت پذیرائی ملی۔ ملکی اسلامی ادارے مثلاً اسلامی نظریاتی کونسل، رویت ہلال کمیٹی پاکستان وغیرہ کے رکن اور پھر سات یا دس سال مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی کے چیئرمین رہے۔ تحریک پاکستان اور تحریک ختم نبوت وغیرہ میں فعال کردار ادا کیا۔ 1975ء میں حکومت پاکستان کی طرف سے اعلیٰ ترین سول اعزاز ستارۂ امتیاز دیا گیا۔ آپ علوم عقلیہ و نقلیہ کے ماہر عالم دین، فعال رہنما، مصنفِ کتبِ کثیرہ اور شیخ طریقت تھے۔ آپ نے 4 رجب 1420ھ مطابق 14 اکتوبر 1999ء کو وصال فرمایا۔ تدفین والد گرامی کے پہلو دار العلوم حزب الاحناف گنج بخش روڈ لاہور میں ہوئی۔ (شارح بخاری، شخصیت و نظریات، ص، 47 تا 51، 100، 103)

www.dawateislami.net

دوسال کے بعد آپ رینالہ خورد سے حبیب آباد[1] منتقل ہوگئے، تب بھی آپ کا پندرہ دن کے بعد لاہور جانے کا معمول برقرار رہا۔ 1978ء میں جب سید صاحب قبلہ بیمار ہوئے تو شیخ القرآن آپ کی عیادت کے لیے لاہور تشریف لے گئے، 24 ستمبر 1978ء بروز اتوار جب سیّد صاحب کی وفات ہوئی تو میت کے پاس آپ دیگر طلبہ دار العلوم حزب الاحناف کے ساتھ قصیدۂ بردہ شریف پڑھتے رہے۔ بعدِ مغرب سیّد صاحب کے جسم اقدس کو صاحبزادگان اور دیگر علمائے کرام نے غسل دیا تو آپ بھی ان میں شامل تھے۔

شادی خانہ آبادی اور اولاد

شیخ القرآن کی شادی 27 جون 1970ء میں حضرت مولانا محمد امین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی نیک صالحہ بیٹی سے لورس پور (22 ون آر بی) رینالہ خورد میں ہوئی، جو کہ امام وخطیب وبانی جامع مسجد اعوانِ رسول ریلوے اسٹیشن رینالہ خورد ضلع اوکاڑا تھے۔ ان کا وصال تقریباً 2004ء میں ہوا۔ اللہ پاک نے شیخ القرآن کو چار بیٹوں حضرت مولانا محمد احمد برکاتی، ڈاکٹر محمود احمد برکاتی، صاحبزادہ فاروق احمد چشتی اور صاحبزادہ اظہار احمد اشرف اور تین بیٹیوں سے نوازا، سب سے بڑے بیٹے حضرت مولانا محمد احمد برکاتی مدظلہ جید عالمِ دین، بہترین

[1] حبیب آباد (Habibabad) ضلع قصور کی تحصیل پتوکی کا ایک ٹاؤن ویونین کونسل اور ترقی یافتہ قصبہ ہے۔ اس کے قدیم نام عمر آباد اور وان رادھارام ہیں۔ یہ نیشنل ہائی وے 5 پر واقع ہے۔ یہ پتوکی سے 13 اور رینالہ خورد سے 16 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ حبیب آباد ریلوے اسٹیشن کراچی پشاور ریلوے لائن (ML-1) پر واقع ہے۔ یہ شہر اپنے محل وقوع کے لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی آبادی ایک لاکھ 50 ہزار سے زائد ہے، اس میں کئی اسکول، کالج اور بازار ہیں۔ کئی نئی سوسائٹیز بھی قائم کی گئی ہیں۔ شہر کے لوگ تجارت اور ملازمت کرتے ہیں جبکہ مضافات کے لوگوں کی آمدن کا دارومدار زراعت پر ہے۔

www.dawateislami.net

مقرر، اسلامی اسکالر، کئی کتب کے مصنف، صاحبِ مطالعہ اور آپ کے علمی جانشین ہیں۔

حلیہ، لباس اور عادات

شیخ القرآن ایک خوبصورت انسان ہیں، آپ کا قد قدرے بلند، رنگ گندمی، ناک سُتواں، آنکھیں بڑی بڑی، گال قدرے ابھرے ہوئے، چہرہ قدرے بیضوی، کان، ہاتھ اور پاؤں قدرے بڑے، سر پر زلفیں، کترواں مونچھیں، ایک مٹھی داڑھی، ان پر مہندی کا خضاب خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے۔ لباس عموماً سفید استعمال فرماتے اور سر پر سفید رنگ کا عمامہ سجاتے ہیں۔ گردن میں اشرفی چادر بھی ڈالتے یا اسے ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ بلاشبہ آپ ایک وجیہ عالمِ دین ہیں۔ جس محفل میں جاتے ہیں مرکزِ نگاہ بن جاتے ہیں۔

آپ اخلاقِ حسنہ سے متصف، مہمان نواز، سخی، صلۂ رحمی و ہمدردیِ احباب کے پیکر، حق بات پر ڈٹ جانے والے اور لوگوں سے نرمی و مسکرا کر ملنے والے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ عام و خاص میں مقبول ہیں۔

حبیب آباد اور چھانگا مانگا میں خطابت

احباب کے اصرار پر جون 1972ء میں شیخ القرآن رینالہ خورد سے حبیب آباد بطور خطیب تشریف لے آئے، یہاں بھی آپ نے ہر روز بعد نمازِ فجر درسِ قرآن کا سلسلہ شروع فرمایا۔ حبیب آباد میں آپ کی کوششوں سے بارہ ربیع الاول کو جلوسِ میلاد منظم ہوا اور اس کی دھوم دھام میں اضافہ ہوا۔ آپ کے استاذ بھائی سلطان العاشقین علامہ مہر محمد خان ہمدم[1] رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کا غائبانہ تعارف تھا کہ بہترین خطیب اور قرآن پاک کو

[1] سلطان العاشقین، پیر طریقت حضرت علامہ مہر محمد خاں ہمدم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش (باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

سحر انگیز انداز میں پڑھتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے کئی مکتوبات و پیغامات کے ذریعے چھانگامانگا[1] کی مرکزی مسجد میں امامت و خطابت کی پیش کش کی مگر آپ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اسی دوران آپ کے استاذی المکرم مفتی محمد عبد اللہ قادری محدث قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو قصور میں بُلایا، شاندار دعوت کی اور اس بات پر راضی کیا کہ آپ قصور آجائیں۔ مفتی صاحب نے انہیں اپنی مسجد میں خطابت اور مادرِ علمی دار العلوم حنفیہ قصور میں تدریس کرنے کا ذہن دیا۔ آپ نے رضامندی کا اظہار کر دیا، ابھی یہ بات چیت جاری تھی کہ سلطان العاشقین قصور تشریف لے آئے، انہوں نے مفتی صاحب سے مشاورت کرتے ہوئے فرمایا کہ اَب میں بوڑھا ہو گیا ہوں، چھانگامانگا کی مرکزی مسجد میں جو اں سال خطیب

1334ھ میں سنور (پٹیالہ، ہند) ایک علمی اور روحانی گھرانے میں ہوئی اور 15 رجب 1403ھ کو محفل میلاد میں یارسول اللہ یا نبی اللہ کا نعرہ لگاتے ہوئے وصال فرماگئے۔ آپ کا مزار شریف آستانہ عالیہ ہمدم چھانگامانگا تحصیل چونیاں ضلع قصور میں ہے۔ آپ جید عالم دین، شیخ طریقت، بہترین واعظ، چار درجن سے زائد کتاب و رسائل کے مصنف، اردو، فارسی، پنجابی اور عربی کے صاحبِ دیوان شاعر تھے۔ سیرت خیر الانام المعروف بہ شاہنامۂ اسلام کی تصنیف آپ کا نمایاں کارنامہ ہے، تصانیف میں شانِ حسین المعروف بہ شہید کربلا کو زبردست پذیرائی ملی جس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ (شانِ حسین المعروف بہ شہید کربلا، ص24 تا35)

1 چھانگامانگا (Changa Manga) ضلع قصور تحصیل چونیاں کا ایک چھوٹا قصبہ ہے۔ اس کی آبادی تقریباً دس ہزار ہے۔ یہ پتوکی رائے ونڈ روڈ اور کراچی پشاور ریلوے لائن (ML-1) پر واقع ہے۔ یہ لاہور سے 78 اور پتوکی سے 19 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس کی شہرت چھانگامانگا مصنوعی جنگل کی وجہ سے ہے، جو 1866ء میں محکمہ ریلوے کی لکڑی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے لگایا گیا تھا۔ یہ جنگل بارہ ہزار ایکڑ کے وسیع رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ اسے دنیا کا سب سے بڑا انسانی ہاتھوں سے لگایا جانے والا مصنوعی جنگل قرار دیا جاتا ہے۔ لوگوں کی تفریح کے لیے یہاں ایک پارک، چڑیا گھر، جھیل اور ایک چھوٹی سی ریل گاڑی بھی ہے جس پر بیٹھ کر جنگل کی سیر کی جاسکتی ہے۔

www.dawateislami.net

کی ضرورت ہے، مَیں نے رینالہ خورد میں مولانا محمد علی برکاتی صاحب کو اس سلسلے میں پیغامات بھجوائے ہیں مگر ان کی طرف سے کوئی مثبت جواب نہیں آیا۔ آپ ہی کسی اچھے خطیب کو وہاں مقرر فرمائیں۔ اس وقت تک علامہ محمد علی برکاتی صاحب کی براہ راست سلطان العاشقین سے ملاقات نہیں ہوئی تھی، مفتی صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ یہی وہ علامہ محمد علی برکاتی صاحب ہیں جنہوں نے آپ کو جواب نہیں دیا، مَیں نے انہیں اپنی مسجد میں خطابت اور دار العلوم میں تدریس کے لیے راضی کیا ہے لیکن میرے خیال میں انہیں آپ کے ہاں جانا چاہئے یہاں مَیں کسی اور کو مقرر کرلونگا۔ جب دونوں بزرگوں کا آپ کے چھانگامانگا جانے پر اتفاق ہو گیا تو آپ بھی راضی ہو گئے۔ چنانچہ 1981ء میں آپ مرکزی جامع مسجد چھانگامانگا کے خطیب مقرر ہوئے، یہاں کے لوگوں کو آپ کا اندازِ خطابت پسند آیا، لوگ آپ کے خطبہ جمعہ شروع کرنے سے پہلے ہی مسجد میں آجاتے تھے۔ بعدِ فجر درس قرآن میں بھی بھرپور شرکت کرتے۔ آپ کی تلاوتِ قرآن سن کر سلطان العاشقین کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جایا کرتے تھے، انہوں نے ہی آپ کو شیخ القرآن کا لقب عطا فرمایا۔ اس وقت ملک بھر میں آپ کے خطابات ہوتے تھے۔ بالخصوص کشمیر کے مختلف شہروں میں آپ کی تقاریر کا سلسلہ رہتا تھا۔

امیر اہل سنت سے محبت

امیر اہلسنت، حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری [1] دامت برکاتہم العالیہ اس صدی کی

---

1 امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی پیدائش 26 رمضان 1369ھ کو کراچی کے اولڈ سٹی کے میمن خاندان میں ہوئی۔ آپ عالم دین، (باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

ایک مؤثر شخصیت ہیں، ان کی دین اسلام کی سربلندی اور احیائے سنت کے لیے شبانہ روز کوششوں کا نتیجہ ہے کہ عام و خاص ان سے محبت کرتے ہیں۔ شیخ القرآن تو وہ ہستی ہیں جنہوں نے دعوتِ اسلامی کی ابتدا میں بطورِ کارکن خدمات سرانجام دی ہیں، اس لیے یہ امیر اہلِ سنت سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں۔

امیر اہلِ سنت 25 یا 26 دسمبر 1982ء[1] میں پہلی مرتبہ ایک قافلے کے ساتھ نیکی کی دعوت دینے کے لیے رائے ونڈ شہر میں تشریف لائے تو جامع مسجد شیر ربانی ریلوے کالونی میں دعوتِ اسلامی کا اجتماع ہوا۔ اس اجتماع کے انتظامات شیخ القرآن اور اس مسجد کے امام وخطیب حضرت مولانا مفتی مقبول احمد شرقپوری[2] رحمۃ اللہ علیہ نے کئے۔

شیخ طریقت، مصلح امت، مبلغ اسلام، صاحبِ دیوان شاعر، تقریباً 150 کتب ورسائل کے مصنف، عالم اسلام کی عظیم تنظیم دعوت اسلامی کے بانی اور پندرہویں صدی کی مؤثر ترین شخصیت ہیں۔

1 یہ بات دعوت اسلامی کے قدیم مبلغ عبد السمیع عطاری آف ساہیوال نے بتائی، انہوں نے بتایا کہ اس قافلے میں امیر اہلِ سنت، عبد الجبار میر پور خاص، سید شہنشاہ، سکھر سے دو افراد، ملتان سے مولانا عارف رضوی، ساہیوال سے عبد السمیع عطاری (محلہ بلال گنج نزد مسجد شمس دین ساہیوال) شامل تھے۔ یہ قافلہ 15 دسمبر 1983ء اسلامی مہینہ ربیع الاول کو کراچی سے روانہ ہوا، حیدرآباد، سکھر، ملتان، ساہیوال، اوکاڑا، پتوکی، مصطفی آباد اور نوری مسجد لاہور میں دو دن، گوجرانوالہ، شرق پور شریف لاہور سے واپسی کراچی ہوئی۔ عبد السمیع عطاری نے کراچی فیضان مدینہ میں 11 ربیع الآخر 1446ھ مطابق 15 اکتوبر 2024ء کو میرے دفتر تشریف لاکر یہ تفصیلات بتائی، ان کے ہمراہ غلام نبی قادری رضوی (غلہ منڈی ساہیوال) بھی تھے۔

2 بدرِ طریقت، مجاہد اہل سنت حضرت مولانا مفتی ابو سعید مقبول احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 27 رمضان 1366ھ مطابق 14 اگست 1947ء کو الحاج صوفی نواب دین شرقپوری کے ہاں ہوئی

(باقی اگلے صفحہ پر)

www.dawateislami.net

امیر اہل سنت نے شیخ القرآن کو چھانگامانگا شہر کا نگران مقرر کیا۔ آپ نے چھانگامانگا آکر دعوتِ اسلامی کے دینی کام کا آغاز فرمایا۔ آپ کی کوششوں سے کئی اسلامی بھائیوں نے سروں پر عمامہ شریف سجانے کی سعادت پائی۔ راقم جب شیخ القرآن کی زیارت کرنے کے لیے ان کے درِ دولت پر حاضر ہوا تو انہوں نے امیر اہلِ سنت کے بارے میں بتایا: مَیں کہتا ہوں کہ کسی نے ولی اللہ کی زیارت کرنی ہو تو وہ الیاس قادری صاحب کی زیارت کرلے۔ یہ بھی بتایا کہ امیر اہلِ سنت میں عاجزی بہت ہے، ہر ایک کا احترام کرتے ہیں۔ دورانِ ملاقات شیخ القرآن کے پوتے پھل لے کر آئے تو انہوں نے مہمانوں کو پھل کھانے کی دعوت دی اور کہنے لگے کہ امیر اہلِ سنت فرماتے ہیں کہ میزبان کی طرف سے جو چیز دستر خوان پر لائی جائے تو مہمانوں کو چاہئے کہ وہ کھالیں۔ سبحان اللہ! شیخ القرآن باعتبار عمر امیرِ اہلسنت سے بڑے ہیں مگر ان کا امیر اہلسنت سے محبت کا یہ اظہار متاثر کن اور قابلِ تقلید ہے۔ اللہ پاک علمائے حقہ کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

ننکانہ کی مرکزی مسجد میں خطابت

شیخ القرآن نے چھانگامانگا میں ستمبر 1987ء تک خدمات سرانجام دیں پھر بوجوہ

اور وصال 25 صفر 1414ھ مطابق 14 اگست 1993ء بروزِ ہفتہ رائے ونڈ میں ہوا۔ آپ نے علوم و فنون کی تحصیل شیخ الحدیث علامہ عبد اللہ محدث قصوری اور مولانا عبد العزیز پکچی کوٹھی (کوٹ رادھا کشن) سے کی۔ مرکزی دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی سے دورۂ قرآن کیا۔ زندگی بھر دین متین کی خدمت میں مصروف رہے۔ رائے ونڈ ضلع لاہور میں آپ نے جامع مسجد شیر ربانی اور جامعہ نقشبندیہ مجددیہ فیض لاثانیہ ریلوے کالونی قائم فرمایا جو آپ کا زریں کارنامہ ہے۔ (یہ معلومات مدرس جامعۃ المدینہ حضرت مولانا محمد سفیان عطاری مدنی صاحب کے ذریعے حاصل ہوئیں)

www.dawateislami.net

پنجاب کے شہر ننکانہ[1] کی مرکزی جامع مسجد خضریٰ المعروف شیخاں والی[2] میں تشریف لے گئے، اس مسجد کی خاص بات یہ تھی کہ اس کی انتظامیہ کمیٹی 30 اراکین پر مشتمل تھی، جو علاقے کے مخیر حضرات اور دنیاوی تعلیم یافتہ تھے، کم خطیب ایسے ہیں جو انہیں مطمئن کر پاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس مسجد میں خطیب حضرات تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ شیخ القرآن کو وہاں خطابت کی دعوت دی گئی۔ آپ کا بیان وہاں کے لوگوں کو پسند آیا اور آپ کو مستقل خطیب مقرر کر دیا۔ بعدِ فجر درسِ قرآن میں شرکاء کی تعداد بھی دو درجن سے زیادہ ہوتی تھی۔

الہ آباد میں خدمات

شیخ القرآن کے والد گرامی میاں محمد رمضان قادری صاحب شیخ القرآن کو اپنے علاقے میں خدمتِ دین سرانجام دینے پر اصرار فرماتے، ایک دن والد گرامی ننکانہ پہنچ گئے اور فرمایا کہ میں تجھے لینے آیا ہوں۔ سعادت مند بیٹے نے والد گرامی کے اصرار پر واپسی کا فیصلہ کیا اور اپنے علاقے میں آکر دسمبر 1987ء میں الہ آباد، ٹھینگ موڑ ضلع قصور کی جامع مسجد نورالاسلام میں امامت و خطابت کا سلسلہ شروع فرمایا۔ آپ نے یہاں

---

1. ننکانہ پنجاب کا ایک ضلع ہے جو پنجاب کے دار الحکومت لاہور سے 75 کلو میٹر جانب مغرب واقع ہے۔ اس کی چار تحصیلیں ننکانہ، صفدرآباد، سانگلہ ہل اور شاہ کوٹ ہیں۔ ننکانہ شہر کا قدیم نام رائے پور تھا۔ یہ ایک قدیمی شہر ہے اس کی شہری آبادی 80 ہزار اور پورے ضلع کی آبادی تقریباً 13 لاکھ 55 ہزار ہے۔
2. مرکزی جامع مسجد خضریٰ المعروف شیخاں والی، شورہ کوٹھی روڈ، گول چکر میلاد چوک ننکانہ سٹی کی بنیاد شیخ محمد امین نقشبندی نے 1943ء میں رکھی۔ یکم ربیع الاول تا بارہ ربیع الاول یہاں محافل میلاد کا سلسلہ ہوتا ہے۔ اس وقت (2023) میں اس کی انتظامی کمیٹی کے ذمہ دار شیخ فیروز الدین اور شیخ وقار ہیں۔

www.dawateislami.net

25 مرلے زمین خرید کر جامع مسجد حنفیہ رضویہ برکاتیہ کی بنیاد رکھی۔

ماضی قریب میں آپ نے الہ آباد دیپالپور روڈ پر واقع برکاتی ٹاؤن میں جامع مسجد رضویہ برکاتیہ اور جامعہ رضویہ برکات العلوم کا آغاز فرمایا ہے۔ تین حج کی سعادت حاصل کر چکے ہیں، بروز پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنے کا التزام کرتے ہیں۔ آپ کا حلقہ احباب و مریدین بھی وسیع ہے۔ الہ آباد میں مسلک حقہ اہل سنت کے فروغ، عقائد کے تحفظ اور عوام کو معمولاتِ اہلِ سنت سے آگاہی و عمل کے لیے شیخ القرآن کی 36 سالہ خدمات کی تفصیلات جدا سے ایک مقالے کا تقاضا کرتی ہیں۔

شیخ القرآن کے تلامذہ

شیخ القرآن نے امام وخطابت کے ساتھ درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا، آپ کے دونوں صاحبزادگان حضرت مولانا محمد احمد برکاتی، ڈاکٹر محمود احمد برکاتی کے علاوہ مندرجہ ذیل علما کو آپ سے شرفِ تلمذ حاصل ہوا:

- قاری غلام مصطفی برکاتی امام وخطیب جامع مسجد ویرم کھڈیاں خاص
- مولانا ارشد علی شاہ برکاتی امام وخطیب جامع مسجد نیکے قصور
- مولانا غلام شبیر فخری برکاتی امام وخطیب جامع مسجد سرکار مدینہ الہ آباد
- مولانا ارشد علی برکاتی امام وخطیب جامع مسجد مانگا منڈی لاہور
- قاری فاروق احمد برکاتی امام وخطیب جامع مسجد برکاتیہ الہ آباد
- قاری منیر احمد برکاتی مرحوم امام وخطیب جامع مسجد فاروق اعظم غازی آباد لاہور
- مولانا ارشد علی برکاتی چوہنگ لاہور
- مولانا قاری اعجاز احمد ضلع اوکاڑا

www.dawateislami.net

اللہ پاک شیخ القرآن کو طویل عمر صحت و سلامتی کے ساتھ عطا فرمائے اور آپ کا سایہ اہلِ سنت پر سلامت رکھے۔

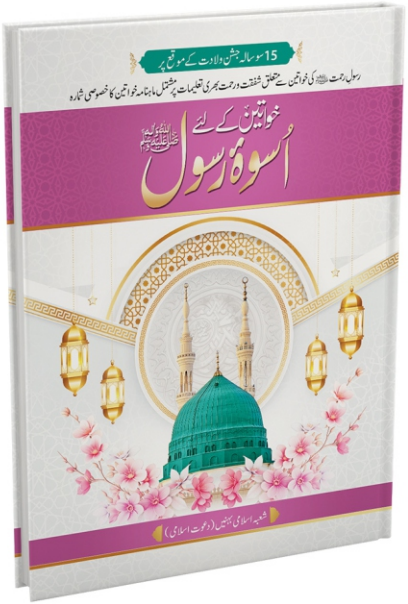
ماخذ و مراجع

1. اشعۃ اللمعات، شیخ عبد الحق محدث دہلوی، م1052ھ، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
2. انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، مقصود احمد صابری، عبد اللہ اکیڈمی لاہور 2015ء
3. بہجۃ الاسرار، نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی 713ھ، دارالکتب العلمیہ بیروت 1423ھ
4. تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ، محمد صادق قصوری، زاویہ پبلشرز لاہور 2004ء
5. تعارف علماء اہل سنت، مولانا محمد صدیق ہزاروی، مکتبہ قادریہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور
6. حضرت فقیہ اعظم کے مکتوبات مدینہ، صاحبزادہ محب اللہ نوری، فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور اوکاڑا
7. روزنامہ پاکستان، 22، اکتوبر 2014ء
8. سیدی ابوالبرکات، ابوالخیرات علامہ سید محمود احمد رضوی، عالمی جماعت اہلسنت گنج بخش روڈ لاہور
9. شارح بخاری، شخصیت و نظریات، محمد محبوب الرسول قادری، بزم انوار رضا جوہر آباد خوشاب
10. شانِ حسین المعروف بہ شہید کربلا، علامہ مہر محمد خان ہمدم، مکتبہ ہمدم چھانگا مانگا قصور
11. طبقاتِ امام شعرانی، عبد الوہاب بن احمد شعرانی، م:973ھ، دار الفکر بیروت 1419ھ
12. فتاویٰ نوریہ، ابو الخیر محمد نور اللہ النعیمی القادری 1403ھ، دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور اوکاڑا 1418ھ
13. لاہور کے اولیائے نقشبندیہ مجددیہ، صوفی محمد عبد الستار طاہر مسعودی، شبیر برادرز اردو بازار لاہور
14. تذکرہ شاہ ابو الحسنات و شاہ ابو البرکات، مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی، غیر مطبوعہ
15. ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوت اسلامی) اگست 2022ء
16. مجالس علما، محمد عالم مختار حق، مکتبہ نبویہ لاہور 2007ء
17. مرآۃ اسرار، عبد الرحمن چشتی، الفیصل ناشران تاجران کتب لاہور 2006ء
18. مسند امام احمد، احمد بن حنبل، م:241ھ، موسسۃ الرسالۃ بیروت 1429ھ
19. مفتی اعظم سیّد ابوالبرکات اپنے مکاتیب کے آئینے میں، مفتی محمد محب اللہ نوری، فقیہ اعظم پبلی کیشنز دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع اوکاڑا، 1999ء
20. نگر نگر پنجاب، اسد سلیم شیخ، فکشن ہاؤس لاہور، 2016ء
21. الیواقیت المہریہ، علامہ غلام مہر علی گولڑوی، مکتبہ مہریہ چشتیاں شریف بہاولنگر

www.dawateislami.net

خواتین کے لئے اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

15 سو سالہ جشنِ ولادت کے موقع پر رسولِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواتین سے متعلق شفقت و رحمت بھری تعلیمات پر مشتمل ماہنامہ خواتین کا خصوصی شمارہ



آج ہی مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجیے۔